لحظہ لحظہ ہے انتظار علیؑ

پروفیسر سیدہ بلقیس فاطمہ حسینی

لحظہ لحظہ ہے انتظار علی   اکھڑی سانسوں میں ہے دیدار علی
موت بھی رک گئی ہے سینہ میں   بستر مرگ ہے حصار علی
دم بخود موت کا فرشتہ ہے   چار سو ہے یہاں بہار علی
دم نکالے تو کس طرح   جان ہے زیر اقتدار علی
خیرہ آنکھوں میں روشنی دیکھی   تار ہے مثل ذوالفقار علی